قل اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء
وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء

دولت عثمانیہ کے جدید انقلاب کے متعلق سچے واقعات اور معزولی سلطان عبدالحمید
خان ثانی کے وجوہات و تغیر حالات کا مجموعہ اور اخبارات کی رائیں

المسمّٰی بہ

انقلاب ٹرکی

جسے

حافظ عبدالحلیم متوطن ٹونک نے بغایت دیدہ ریزی مختلف
اخبارات سے جمع کرکے پیشکش خدمت ناظرین کیا

باہتمام تام و سعی مالاکلام جناب منشی محمد نذیر صاحب
لکھنوی مدرس مدرسہ انجمن اسلام بمبئی

مطبع قیصرستان میں چھپکر شائع ہوا

Adeel Aziz Collection

۱

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسوقت مین جو عظیم الشان انقلاب سلطنت عثمانیہ مین واقع ہوا ہے
اس نے عام مسلمانون کی توجہ اسطرف مبذول کر دی ہے اور
ہر شخص سابق سلطان المعظم حضرت غازی عبد الحمید خان کی
معزولی اور جدید سلطان حضرت محمد رشاد افندی کی تخت نشینی
کے صحیح واقعات کی تلاش اور جستجو مین لگا ہوا ہے اس لئے
خاکسار کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس انقلاب کے متعلق
جو خبرین اور مضامین مختلف اخبارات مین شایع ہوئی ہین انکو
ایک رسالہ کی صورت مین شایع کرے تاکہ ہر شخص بہت
آسانی سے اپنے مقصد مین کامیاب ہو سکے اور مختلف اخبارات
جمع کرنے اور دیکھنے کی ضرورت نہ رہے -

خاکسار - حافظ عبد الحلیم ٹونکی
مولف رسالۂ ہذا

Adeel Aziz Collection

خاقان ابن خاقان سلطان بن سلطان عبد الحمید خان ثانی

حکومت نے تم سے کیا گر کنارا
زمانے کی گردش سے ہے کسکو چارا

تو اس میں نہیں کچھ اجارا تمہارا
کبھی یاں سکندر کبھی یاں ہیں دارا

نہیں ہے یہ بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

۱ سلطان المعظم کیون معزول کیئے گئے

سلطان المعظم کے تخت وتاج سے دست بردار کیئے جانیکی کچھ
حقیقت معلوم ہوئی ہے جسے ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ معزولی کے
قبل قسطنطنیہ اور ممالک اسلامیہ کے شیخ الاسلام نے مندرجہ ذیل
فتوی ترکی کی مجلس شوری مین پیش کیا تھا۔

سوال

۱۔ جو امام اور خلیفۂ وقت بعض مقدس تحریرون کو برباد کرے
اور شریعت کے خلاف املاک اپنے قبضہ مین رکھے اوسکے متعلق
کیا حکم ہے

۲۔ جس نے اپنی رعایا پر ظلم وستم توڑے ہون جس نے خون
کرائے ہون اور برخلاف احکام شریعت رعایا کے افراد کو قیدخانہ
مین ڈالدیا ہو یا جلاوطنی کی سزا دی ہو۔ اوس خلیفہ کی متعلق کیا احکام ہین

۳۔ جس خلیفہ یا امام نے رعایا کی مال کو تلف اور برباد کیا ہو اوسکا کیا حشر ہونا چاہیئے

۴۔ جس نے مطابق احکام شریعت غیر احکومت چلانیکے حلف اوٹھائے
ہون اور پھر اوسکی خلاف ورزی کی ہو اوسکے متعلق کیا حکم ہے۔

۵۔ جس خلیفہ یا امام وقت نے روپیہ برباد کیا ہو اور مالی امداد دیکر
مسلمانون مین باہم خون ریزی اور جنگ برپا کرائی ہو اور جس خلیفہ کی

لئے ضائع ہیں وقعت اور عزت باقی نہیں ہوا وسکے لئے کیا حکم ہے؟

شیخ الاسلام کی جواب

ایسے خلیفہ یا امام وقت کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ تخت وتاج سے دست بردار ہو جائے۔

مذکورہ بالا فتویٰ کی رو سے ترکی کی مجلس شوریٰ نے سلطان المعظم عبد الحمید خان کو بتاریخ ۲۶۔ اپریل بوقت دوپہر تخت سے معزول کردینے کا رزولیوشن پاس کرلیا۔ شیخ الاسلام کی جانب سے جو رزولیوشن پاس کیا گیا تھا اوسکی ایک نقل لیکر تین اصحاب کا ایک وفد دولمہ باغچہ محلسرائے میں جدید سلطان رشاد آفندی کی خدمت میں گئے اور وہاں سے جدید سلطان معہ آپکے خاص مصاحب ایک اسٹیم لانچ میں سوار ہوکر اسلامبول میں وارد ہوئے اور وہاں سے گاڑی میں سوار ہوکر عمارت دربار شاہی کی جانب روانہ ہوئے۔ جہاں پر ملک کے امرا رؤسا حکام مشیران سلطنت اور وزرا وغیرہ حاضر تھے حاضرین سے جدید سلطان کا تعارف کرایا گیا اور کل حاضرین نے سلطان کی طرح آپکی تعظیم و تواضع کی اور کل حاضرین کی موجودگی میں جدید سلطان نے آئینی اور دستوری حکومت کے مطابق ملکی کاروبار سرانجام دینے کے حلف اوٹھائے۔ توپوں کی سلامی سر کی گئی اور سلطان محمد پنجم کے نام سے وہ سلطان قرار دیے گئے۔

سابق سلطان کی حفاظت

ایک اخباری نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی مجلس شوریٰ ۲۶ - اپریل کو قرار پائی تھی اوس وقت کل کاروبار خفیہ طور پر سرانجام دیے گئے تھے ایک ممبر مجلس شوریٰ نے مجھے یقینی طور پر خبر دی کہ شوریٰ کا پہلا اور مقدم کام یہ تھا کہ سابق سلطان عبد الحمید خان کے متعلق بحث چھڑی کہ آیندہ انکے لئے کیا کارروائی کی جائے۔ شیخ الاسلام نے آپکے خلاف بہت کچھ تہمتیں رکھیں اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ سلطان المعظم نے قرآن شریف کے خلاف کیا تھا۔ اور خلیفہ یا امام وقت کیلئے جو باتیں ضروری ہیں ان سے آپ کو کوئی حس نہ تھا۔ نوجوان ترکوں میں آپکے خلاف بڑا جوش پیدا ہو گیا ہے مگر بڑے بوڑھوں تجربہ کار اور بڑا نے خیالات کے لوگوں کا اونھیں خوف تھا لہذا سلطان سابق کے ساتھ لطف و مدارات تعظیم و تواضع اور معقول وظیفہ مقرر کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

افسوس کہ کل سلطان عبد الحمید خان شہنشاہ روم تھا اور آج وہ اپنی قوم کے ہاتھ میں ایک قیدی ہے قوم نے جو کچھہ اسکی خدمات کا صلہ دیا زمانہ اسی کا شاہد ہے نیکی کا بدلہ برائی ایک عرصہ سے ہوتا آیا ہے اسمیں شک نہیں اور ینگ پارٹی کا کوئی ترک اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اگر سلطان عبد الحمید کا دم نہ ہوتا تو ترکی سلطنت کبھی کی نیست و نابود ہو جاتی اور آج صفحہ ہستی پہ اس کا نام و نشان نہ رہتا شخصی حکومت

کی قدر تھا جو کچھ کمزوریاں ہونی چاہیں وہ تو بیشک موجود نہیں مگر
جس نامعقول حرکت سے قوم نے اپنے محسن ملک کے ساتھ سلوک کیا
ہے وہ ہرگز ان کمزوریوں کا انتقام نہیں ہوسکتا۔

عبدالحمید خان کے دل میں نہ صرف ملک اور قوم کا درد ہے
بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا مدبر ہے اور نظر بندی کی حالت میں بھی ہم اسکی
مدبری کے اسی طرح قائل ہیں جس طرح کہ اسکی تخت نشینی کے وقت تھے
واللہ باللہ ثم باللہ اتنے سالہا سال تک انگلی پر یورپ کو نچایا ہے
کس کا پرنس بسمارک اسمیں بجائے بسمارکوں کی تدبیر کے لحاظ سے
روح حلول کی ہوئی ہے اسکے مدرسے کا ایک ادنیٰ طالبعلم موجہاندائی
ہیں پرنس بسمارک سے کم مرتبہ نہیں رکھتا یورپ نے اسکی روشن ضمیری
اسکے اعلیٰ تدبر اسکی شاندار حکومت کو قبول کرلیا ہے اور یورپ کے
بڑے بڑے پولیٹیشن اسکی ڈپلومیسی پر سر جھکاتے ہیں ہمیشہ یاد ہے لندن پنچ
نے ایک دفعہ سلطان کا ایک کارٹون بنایا تھا وہ کارٹون یہ تھا کہ
سلطان ہاتھ میں بین لیکے کھڑے ہوئے ہیں اور یورپ کی کل بادشاہ
اور شہنشاہ صف بستہ سلطان کے آگے استادہ ہیں سلطان بین بجا
رہے ہیں جسوقت وہ جھکتے ہیں سب جھک جاتے ہیں اور جسوقت وہ
کھڑے ہوتے ہیں کھڑے ہوجاتے ہیں اس کارٹون کے معنے یہ تھے یورپ
کے شاہوں کی باگ سلطان کے ہاتھ میں ہے جسطرف انھیں چاہیں

بھیجدین اور جسطرف چاہین رجوع کردین۔
ایک متعصب سے متعصب یورپی سیاح نے بھی جو ایکدفعہ
سلطان سے مل لیا سلطان کی بحد تعریف کی ہے اگرچہ بعض خونی
حادثات پر مسٹر گلیڈ اسٹون سابق وزیر انگلستان کی دیوانہ وار
اسپیچون سے اہل یورپ نے سلطان کو ایک مہیب خونی دیو سے
تعبیر کیا تھا مگر اصلی معاملات کے انکشاف پر یہ ہولناک خطاب واپس
لے لیا اور اسبات کو تسلیم کرلیا کہ سلطان مین نہ صرف انصاف ہی
ہے بلکہ وہ رحم کا پتلا بھی ہے۔

عبد الحمید مین انکے دادا محمود کی بہت ہی اعلیٰ صفات اور عمدہ
خصلتین ودیعت ہوئی ہین وہ جیسی شاندار زندگی بسر کرتا ہے ویسا ہی
مستقل مزاج اور صابر بھی ہے اگرچہ محمود کو جو کچھ اپنے چچا سلیم سے
تعلیم حاصل کرنیکا موقع ملا تھا اسکے مقابلے مین بہت کم موقع ملا ہے مگر تو بھی
اسکی جد وجہد اور اسکے جذبات نے اسکے لئے ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا
دروازہ کھولدیا۔

سلطان کو یقین کامل ہے کہ ترکون کو ابھارنے اور انہین ایک
شائستہ قوم بنانے کے لئے تعلیم کی اشد ضرورت ہے چنانچہ اس خیال
سے اسنے اسکول اور کالج اپنی تمام سلطنت مین قائم کردیے ہین
اور برابر اسی دھن مین لگا ہوا ہے اور اسی کی کوششونکا یہ نتیجہ

ہے کہ اسکی رعایا کو تعلیم کی زبردست قوت کا احساس ہونے لگا ہے سلطان سے جہانتک ممکن ہوسکا اسنے اندرون ملک مین سڑکون کے بنانے اور صنعت وحرفت کے کارخانے جاری کرنے مین کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اسی کے طفیل سے یورپ کے مہاجنون نے اپنا کرورہا روپیہ اسکے ملک مین ریلون کی تعمیر مین صرف کردیا اور اسی طرح معدنیات مین بھی مثل ریلون کے یورپ کا کرورہا روپیہ ترکی مین لگا ہوا ہے۔

اپنے تخت نشینی کے زمانے سے جنقدر کوششین رعایا کی فلاح وبہبود کی سلطان عبد الحمید نے کین وہ سب بارآور ہوئین تجارت وزراعت مین انتہا درجہ ترقی ہوئی اور مداخل ومخارج مین بھی وہ ترقی ہوئی کہ بایدوشاید اسی طرح جب سلطان کی توجہ ملک کی حفظان صحت پر ہوئی تو اسمین بھی ایک شاندار ترقی کے آثار معلوم ہونے لگے ملک کے مختلف حصص مین سیکڑون اسپتال قائم ہوگئے اور تجربہ کار اور ہوشیار ڈاکٹرون کی ایک جماعت بیمارونکے علاج کرنے کے لئے مقرر ہوگئی اس کارروائی سے یورپ نے سلطان کی بہت ہی تعریف کی۔

ولیم لکھتا ہے اب اسے سلطنت کرتے ہوے بیس برس گذر گئے ہین اسنے نہایت نازک حالتون مین حکمرانی شروع کی اسے اس سے

پہلے اتنی بڑی سلطنت کے حکومت کرنیکے لیئے نہ تجربہ تھا نہ تعلیم تھی
اپنے تھوڑے سے علم سے جو اسے دنیا کا حاصل تھا اور وہ اسوقت
مین بالکل وزرائے سلطنت کے ہاتھ مین تھا اور ایک روسی فوج
قسطنطنیہ کے دروازون پر پڑی ہوئی تھی اس حالت مین خفیف سی
امید بھی نہین ہوسکتی تھی کہ ترکی سلطنت پھر زندہ ہوجائیگی اور ترقی
کریگی مگر اس عالی دماغ اور مستقل مزاج شہنشاہ نے انگلستان کی مدد
سے روسی لشکر کو ملک کے باہر نکالا

اور پھر انگلستان اور یورپ کی آنکھون
کے آگے ان سازشون کو سزا دی جو ملک کے لئے وبا بنے ہوئے تھے
اسنے ایک ایسی گورمنٹ کی بنیاد ڈالی جو اسبات کی صاف شہادت
دے رہی تھی کہ اسکی حکمرانی امن اور بہبود کے ساتھ شروع ہوئی ہے
جس سے ترکی قوم پر برکتین نازل ہونگی اور اسکے صدقے مین قدیم مشرقی
جاہ و جلال پھر ایک دفعہ عود کر آئے گا جو مصائب اسے پیش آئے
اور جن پریشانیون مین وہ گرفتار رہے یہ تو اسے بطور ورثہ ملی ہین مگر ان
پریشانیون مین بھی ثابت قدم رہنا یہ ایک خاص صفت ہے جو اسمین
ودیعت ہوئی ہے (پھر وہی مصنف لکھتا ہے) آخر مین ہم دعا کرتے
ہین کہ سلطان عبد الحمید مدت تک سلطنت کرے اور تکالیف و مصائب
مین اپنی رعایا کا حامی و مددگار رہے۔ ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہین

کہ عبدالحمید نے ایک شاندار زمانہ اپنے ملک کی ترقی اور شادمانی کا پیدا
کردیا اور اپنے لیے نجات دہندہ ملک کا ایک غیر فانی لقب ہمیشہ کے لیے
حاصل کرلیا فقط (ولیم کا بیان ختم ہوگیا) جس شائستہ فوج نے ینگ
پارٹی کے اشارے سے آج اس بے نظیر شہنشاہ کو قید کیا ہے یہ شائستہ
فوج اسی قیدی سلطان کی بنائی ہوئی ہے وہ جگادری اور اژدہا پیکر
توپین جنکے وزنی گولے اس محسن کش فوج نے اسکے محلات کے اوپر چلائے
اسی کی بہم پہونچائی ہوئی ہین اس سے پہلے ترکی ہین ایسی شائستہ فوج کا
نام و نشان بھی نہین تھا نہ یہ سامان حرب تھا اور نہ یہ تعلیم فنون جنگ
تھی ینگ پارٹی اور اوسکی انجمن اتحاد اسی سلطان کی پیدا کی ہوئی ہے

کس نیاموخت علم تیر از من ؎ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

اگر دیکھا جاے تو درحقیقت سلطان کا کچھ بھی قصور نہین ہے مگر
بے وقوف ینگ پارٹی نے اپنی حد سے تجاوز کرکے اپنی نامعقولیت اور
بیہودگی کا اس برے طریقے سے اظہار کیا ہے کہ جب تک ترکی سلطنت
قایم ہے وہ ہمیشہ لعنتون اور ملامتون کی آماج گاہ بنی رہیگی اسی
سلطان کے تصدقے مین ینگ پارٹی پیدا ہوئی اور اسیکی صدقے مین
ملک کو پارلیمنٹ کے حقوق عطا ہوے آج یہ احسان فراموش قوم
جب اپنے محسن سلطان سے سب کچھ حاصل کرچکی تو اسے آنًا فانًا مین تخت
سے اوتار دیکے برطرف کردیا نہ اسمین مخاصمت کچھ بھی نہین ہے صرف نوجوان

ترکی جماعت کی بے اعتدالی اور جلد بازی سے قسطنطنیہ مین اس
ناروا خونریزی کا ظہور ہوا اسکی اصلیت صرف اسقدر ہے کہ نوجوان ترکی
جماعت اناپ شناپ بعض مذہبی خیالات مین دست اندازی کرنے لگی
تھی اور فوجی افسرون کا ردوبدل اپنے ایسے غیر محتاط طریقے سے شروع
کردیا تھا کہ فوج کا بڑا حصہ جو شریعت غرا کا اپنے کو حامی سمجھتا ہے
چشم زدن مین بد دل ہوگیا اور اس نے چاہا کہ موجودہ جلسہ وزراء کو برطرف
کردے اور شریعت کے احکام جہانتک ممکن ہو پائمال نہ ہونے دے
قسطنطنیہ مین جو کچھ بیس پچیس ہزار فوج رہتی تھی اسنے اپنے نوجوان ترکی
افسرون کو انکی غیر محتاط حکمت عملی اور مذہبی دراندازی کی وجہ سے قتل کردیا
اور وہ فوج سیدھی اپنے سلطان کے محل کے نیچے آکے نعرے مارنے لگی مگر
واہ رے سلطان بجائے ان کو جوش دینے کے اس نے صاف لفظون مین
ان سے یہ کہا میرے بچو جاؤ خوش رہو اور اپنے افسرون کی اطاعت کرو
افسرون کی تابعداری سے کبھی انحراف نکرنا یہ تمہارا شاندار ورثہ ہے
جو تمہین نسلاً بعد نسل ملتا چلا آیا ہے اگر سلطان مثل خونی شاہ ایران
کے اپنے ملک کا بدخواہ ہوتا تو ینگ پارٹی کی فوجون کو جو کامیابی پر
کامیابی حاصل ہوتی ہوئی چلی گئی اسکا وہم وگمان بھی نہ ہوتا اور
تمام قسطنطنیہ خون مین نہا جاتا اور جبتک لاکھون کشتون کے پشتے
نہ لگ جاتے سلطان پر ہاتھ پڑنا ناممکن تھا انجمن اتحاد ترقی کی نسبت

چونکہ برگشتہ تھی اسنے سلطان کو بذریعۂ تاربرقی اطلاع دی کہ یہ مخالفت
انکی اسوجہ سے کیجاتی ہے کہ آپنے عمداً حلف شکنی کی ہے سلطان پر یہ بالکل
جھوٹ اور بہتان عظیم باندھا گیا ہے اس عظیم الشان سلطان کی نسبت
نادانون نے یہ افواہ بھی اُڑا دی تھی کہ سلطان نے تخت چھوڑ دیا اور
انگریزی سفارتخانے مین آکر پناہ لی۔ حالانکہ جو لوگ سلطان کی شاہانہ
جبروت اور مستقل مزاجی سے واقف تھے انھون نے ایسی گپ کو چانڈو
خانہ کی گپ سے زیادہ اپنی نظرون مین وقعت نہین دی سلطان المعظم کبھی
اپنی جگہ سے ہلنے والے نہین تھے انسے اسی مین اپنا فخر سمجھا کہ اپنے کو اپنی
احسان فراموش فوج کے ہاتھ مین دیدے اور اپنے محل مین ہرگز خون کی
ایک بوند نہ گرنے دے۔ یہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر سلطان کو تخت
نشینی منظور رہتی اور وہ چاہتا کہ مین سلطان رہون تو وہ فوراً محل کے
باہر فوجی لباس مین چلا آتا اسوقت ممکن تھا کہ قسطنطنیہ کے والنٹیر اور
حملہ آور فوج سلطان سے مقابلہ کرتی اور ینگ پارٹی اور اسکی انجمن اتحاد
کی جانیں بچجاتی مگر یہ صلح اور امن کا پتلا ایک تخت نہین ہزار تخت اپنی قوم
پر سے خواہ وہ احسان فراموش ہی کیون نہو قربان کرنیکے لئے تیار بیٹھا ہوا تھا
اسکی تو دلی خواہش یہی تھی کہ خون کی ایک بوند بھی نگرے مگر چند ہزار آدمیون کا
جو کچھ خون بہا یہ بالکل اسکی لاعلمی مین ہوا اور اسکی مرضی کے خلاف تھا
جسوقت سلطان نے دیکھا کہ اسکے احسان فراموش اور برگشتہ سپاہی مٹھی

کی طرح چارون طرف سی قسطنطنیہ پر حملہ آور ہو رہی ہین تو وہ فوراً غزلت
نشین ہو گیا اور اپنی وزیر خارجہ توفیق پاشا کی سوا ہر وزیر کی باریابی سی
انکار کر دیا جسوقت توفیق پاشا سلطان المعظم کی پاس گئی تو سلطان نی
ایسی نا بانہ لہجہ مین کہا کہ مین بڑی اضطراب سی دستور کی حمایت کرنیوالی فوج کا
انتظار کر رہا ہون تاکہ بہت جلد خونریزی کا اندیشہ جاتا رہی اور جن مفسدون
نی دستور کی خلاف شور و غوغا کیا ہی انہین کافی سزا دیجائی قسطنطنیہ کی محکمہ جنگ
نی سلطان کی ہی اشارہ سی نو وارد فوج کی لیئی سامان رسد کا کافی انتظام کر لیا
تھا جسوقت نو وارد فوج کی کمانڈر حسین حسنی نی اعلان شایع کیا کہ موقوف
شدہ افسر فوراً اپنی عہدون پر بحال کئی جائین اور تمام فوج شیخ الاسلام کی
آگی حلف اُٹھائی کہ وہ دستوری حکومت کی حمایت کریگی معاً یہ ساری باتین
ظہور پذیر ہو گئین مجرم گرفتار ہو گئی اور فوج نی حلف اوٹھا لیا بڑا کمال
یہ ہوا کہ نو وارد فوج مین اور قسطنطنیہ کی فوج قلعہ مین اس بات کی خط و
کتابت ہوئی کہ جہانتک ممکن ہو خونریزی نہ ہونی پائی ترکی بیڑہ نی
انجمن اتحاد ترقی سی وفاداری کا حلف کر لیا قسطنطنیہ کی محافظ فوج کی
بہت سی سپاہیون نی افسرونکی اطاعت کرنی کا حلف اوٹھا لیا مگر بہت سی
سپاہی بدلگئی اور انھون نی کہا کہ جبتک ہمارا افسر سلطان کی اطاعت کا
حلف نہ اُٹھائینگی ہم اُنکی اطاعت کا حلف نہین اُٹھا سکتی اخیر تک
نوجوان ترکی جماعت سلطان کو دہوکا دیتی رہی یہ خبر نہین کہان کی

تہذیب اور شائستگی ہے مثلاً مارشل شوکت پاشا نے سلطان
کو لکھا کہ آپکی معزولی کی افواہین جو لوگون نے اڑا رکھی ہین وہ
محض غلط ہین آپ اطمینان رکھین حالانکہ یہ ایک طفل تسلی
تھی اور سلطان اس بات کو خوب سمجھتے تھے ایک بات تو تعریف
کے قابل یہ ضرور ہے کہ ترکون مین قومی حس پیدا ہو چلی ہے ایسی
حالت مین اس بات کی ضرور کوشش رہی کہ باہمی خونریزی
نہ ہونے پائے مگر اصل مین یہ سارا احسان سلطان کا ہے جس نے
اس نازک وقت مین بھی ملک کو عام بربادی سے بچا لیا فرانس
کی ملکی لڑائیان اور شاہی خاندانکا قتل جمہوری حکومت کے لیے
سبب خونریزیان تاریخی صفحات پر موجود ہین اسکے مقابلے مین
ترکی اس ملکی جنگ کو تو بالکل جانے دیجئے چھوٹول سے تعبیر کرسکتے
ہین مگر یہی کہا جائیگا کہ سارا احسان سلطان عبد الحمید کا ہی
جس نے اصل مین خون کی ایک بوند بھی نہ گرنے دی اور ٹھنڈے
پیٹون قوم کے ہاتھ مین ملک کی باگ دیدی —

اعلان رسالہ انقلاب روم کا دوسرا حصہ جسمین سلطان محمد خان پنجم کے حالات
بالتفصیل درج ہونگے انشاء اللہ عنقریب چھپکر ہدیہ ناظرین ہوگا
خاکسار حافظ عبد الحلیم مولف رسالہ ہذا

Adeel Aziz Collection